CS (Main) Exam,2021

HXS–C–URD

اردو
(کمپلسری)

مقررہ وقت : 3 گھنٹے	کل مارکس : 300

سوالات سے متعلق خصوصی ہدایات

برائے مہربانی ذیل کی ہر ہدایت کو جواب لکھنے سے پہلے توجہ سے پڑھ لیں

تمام سوالوں کے جواب لکھنے ہیں۔

ہر سوال یا سوال کے حصے کا نمبر اس کے سامنے درج ہیں۔

جواب اردو (فارسی رسم الخط) میں لکھیے۔

سوالوں کا طے شدہ الفاظ میں ہی جواب دیں۔ الفاظ کی تعداد حد سے زیادہ یا کم ہونے کی صورت میں نمبر کاٹے جا سکتے ہیں۔

اگر کسی صفحہ یا صفحے کے کسی حصے کو خالی چھوڑنا مقصود ہے تو اس پر کاٹ کا نشان لگا دیں۔

URDU
(Compulsory)

Time Allowed : Three Hours	Maximum Marks : 300

QUESTION PAPER SPECIFIC INSTRUCTIONS

Please read each of the following instructions carefully before attempting questions

All questions are to be attempted.

The number of marks carried by a question/part is indicated against it.

Answer must be written in URDU (Urdu script) unless otherwise directed in the question.

Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to and if answered in much longer or shorter than the prescribed length, marks may be deducted.

Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-answer Booklet must be clearly struck off.

1۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر تقریباً 600 الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے : 100

(a) بچّوں میں غذائیت کی کمی کے مسائل

(b) عالمی امن کی چنوتیاں

(c) مادری زبان اور ابتدائی تعلیم

(d) کرائے کی کوکھ (Surrogacy) کی سماجی قبولیت

2۔ مندرجہ ذیل اقتباسات کو غور سے پڑھئے اور اس کی بنیاد پر نیچے دیئے گئے سوالات کے واضح اور مختصر جواب لکھیے : 12×5=60

قدیم ہندوستان میں بادشاہت اتنی پُراثر تھی کہ بادشاہ کو ملک کی روح کہا جاتا تھا۔ مقدس کتب کے مطابق بادشاہ ، رعیت کے لیے روحانی پیشوا کا مرتبہ رکھتا تھا تاکہ رعایا اس کی مدد سے زندگی کے ناخوشگوار حالات سے نجات پا سکے۔ بادشاہت کے بغیر ملک و ملت کی زندگی پریشان کُن ہوتی ہے۔ قدیم ہندوستان کے علما نے وقتاً فوقتاً بادشاہ یا بادشاہت کی اساس سے متعلق اپنے نظریات پیش کیے ہیں جن میں مختلف اصول و ضوابط مثلاً روحانی اصول ، طاقت کا اصول ، محافظت کا اصول ، سماجی میل جول وغیرہ کی بنیادوں سے متعلق تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

کوٹلیہ نے ملک کو ایک اہم ، لازمی اور فلاحی ادارہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے بادشاہ کے بتدریج ارتقا کا تجزیہ پیش نہیں کیا لیکن انہوں نے اپنی کتاب ''ارتھ شاستر'' میں واضح طور پر اس امر کا اظہار کیا ہے کہ بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھا جاتی ہے بالکل اسی طرح قدیم زمانے میں طاقتور ، کمزور پر ظلم و ستم کرتے تھے اور اس ناانصافی یعنی ''متسیہ نیائے'' یا جنگل راج سے لوگوں پر ظلم و ستم ہوتا تھا۔ اسی لیے مظلوم اور ستم رسیدہ لوگوں نے اجتماعی طور پر ایک شخص کو اپنا بادشاہ مقرر کیا اور بادشاہ کو حاصل فصل کا چھٹا حصہ اور تجارت کی درآمد سے دسواں حصہ ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے عوض میں بادشاہ نے رعایا کی فلاح و بہبود کی ذمّہ داری لی۔ جو شخص بادشاہ کے نظام سے نافرمانی کرتا تھا اسے سزا دی جاتی تھی۔ بادشاہ کو محافظ یعنی ''اندر'' اور سرپرست یعنی ''یم'' کا درجہ دیا گیا ہے۔ کوٹلیہ کے مطابق بادشاہ کے حکم کی نافرمانی اور بے ادبی ممنوع تھی۔

جس سماج میں رعایا کو بادشاہ کی محافظت حاصل ہوتی ہے وہاں لوگ بے خوف گھر کے دروازے کھلے چھوڑ کر گھومتے پھرتے ہیں اور عورتیں زیورات پہنے اکیلی گھومتی ہیں۔ جس معاشرے کو بادشاہ کی سرپرستی حاصل ہو وہاں انسانیت کا نظام کارفرما ہوتا ہے۔ ایسا ملک ہر طرح سے پھلتا پھولتا ہے۔ یہ حقائق کوٹلیہ کے " ارتھ شاستر " کے ساتھ ساتھ دیگر قدیم کتب میں بھی درج ہیں۔ پہلے بادشاہ کا مرتبہ نہ تو مستقل تھا اور نہ ہی اس کی طاقت بے لگام تھی لیکن مابعد ویدک دور میں جیسے جیسے ملک کی عمل داری بڑھتی گئی ویسے ویسے بادشاہ کے اختیارات اور عظمت بڑھتی گئی۔ اس کے نتیجے میں رعایا کو بادشاہ کی جانب سے حاصل محافظت میں بھی اضافہ ہوا۔ بادشاہ کا وقار ،عظمت اور دبدبہ نسبتاً بڑھ گیا۔ " شُکر " کے اصولوں میں ان امور کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

سوالات

(a) بادشاہ اور بادشاہت کے بارے میں قدیم نظریہ کیا ہے؟

(b) " متسیہ نیائے " کی اصطلاح سے کیا مراد ہے؟

(c) بادشاہ اور رعایا کے باہمی روابط کی بنیاد کیا تھی؟

(d) ' انسانیت کے نظام ' سے کیا مراد ہے؟

(e) ما بعد ویدک دور میں کیا حالات وقوع پذیر ہوئے؟

3. مندرجہ ذیل اقتباس کی تلخیص تقریباً ایک تہائی حصہ میں اپنے الفاظ (اردو) میں تحریر کیجیے۔ کوئی عنوان قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ 60

راجا رام موہن رائے کی سرگرمیوں کے خلاف اور برہمو سماج کے اثرات کو مٹانے کے لیے ہندوستانی بیوپاریوں نے 1830ء میں " دھرم سماج " انجمن قائم کی۔ اسی اثناء میں ہنری دیریزیو نے نئے خیالات کی ترویج کے لیے ہندو

کالج میں تعلیمی انجمن کی بنیاد رکھی۔ یہ انجمن زوال پذیر روایات اور توہم پرستی کے سخت خلاف تھی۔ یہی وہ انجمن تھی جس نے ینگ بنگال (نوجوان بنگال) قائم کی۔ ہندو کالج کے ملازمین کے ذریعے پیدا کیے گئے مسائل کے سبب یہ انجمن منتشر ہوگئی۔ اس انجمن کے ممبران بعد میں برہمو سماج میں شامل ہو گئے۔ راجا رام موہن رائے کی وفات کے بعدمشہور بنگالی تاجر دوارکا ناتھ ٹھاکر اس انجمن کے سربراہ مقرر ہوئے۔

انیسویں صدی کے چوتھے اور پانچویں دہے میں یکے بعد دیگرے ایسی اور بہت سی سماجی تنظیمیں قائم ہوئیں جوعلم و دانش کی ترویج و اشاعت کے لیے وقف تھیں۔ 1851ء میں ملی سیاسی تنظیم '' برٹش انڈین ایسوسی ایشن '' کی بنیاد پڑی۔

اس طرح کی سرگرمیاں بمبئی میں بھی دیکھی گئیں۔ ملک کے اس حصے میں ایسی تحریکوں کی سربراہی پارسیوں نے اپنے ذمہ لیں۔ ان پارسیوں نے نوآبادیاتی حکومت کی حمایت کی۔ ان میں نوجوان ، ابھرتے ہوئے مراٹھی مفکّر جن کا تعلق الفنسٹن کالج سے تھا اور جو مغربی روایات پر گامزن تھے۔ ان میں سے معروف مفکّر بال شاستری جمبیکر تھے جنھوں نے انگریزی–مراٹھی ہفتہ وار اخبار '' بمبئ درَپَن'' کا آغاز کیا۔ اس اخبار نے انگریزی حکومت میں ہندوستانیوں کی شرکت کی وکالت کی اور نوآبادیاتی پالیسی کے تحت نافذ کیے گئے محصول اور فیس کی مخالفت کی۔ ایک اور مفکّر رام کرشن وشواناتھ تھے جنھوں نے مراٹھی زبان میں ہندوستان کی تاریخ لکھی جس میں انہوں نے انگریزی حکومت کی پالیسیوں پر سخت تنقید کی۔ حالانکہ ان کے مطابق انگریز اور ہندوستانیوں کے باہمی اشتراک سے تمام مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح گوپال ہری دیش مُکھ بھی مراٹھی مفکّر تھے جنھوں نے پُونے سے شائع ہونے والے رسالے'' پربھاکر'' میں مضامین لکھے جس میں انہوں نے ہندوستان کی آزادی چھِن جانے کے اسباب کا تجزیہ کیا۔ ان کے مطابق ہندوستان کی آزادی چھِن جانے کے دو سب سے اہم سبب یہ ہیں : اعلیٰ و ادنیٰ ہندوستانی کے درمیان خلیج اور جاگیردارانہ روایات۔

1852ء میں قائم شدہ بمبئی انجمن کے ممبران میں اس وقت نااتفاقی ہوگئی جب نوجوان طلبا نے ہندوستانیوں کے لیے انگریزوں کے برابر حقوق کا مطالبہ کیا۔ اس کے نتیجے میں اعتدال پسند دولتمند بیوپاریوں نے بمبئی انجمن سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ صرف مدراس انجمن نے ہندوستانی کسانوں پر زمینداروں کے ذریعے کیے جانے والے استحصال کا معاملہ اٹھایا اور یہی وہ زمانہ تھا جب ایسٹ انڈیا کمپنی کے منشور کی نظرثانی کی جا رہی تھی۔ اسی لئے ان تینوں انجمنوں نے ہندوستان میں انگریز نوآبادیاتی حکومت کی ناانصافی کے خلاف لندن میں پارلیمنٹ کو شکایت آمیز عرضیاں بھیجیں۔ [472 الفاظ]

4- مندرجہ ذیل عبارت کا انگریزی میں ترجمہ کیجئے : 20

ہر ملک کی تاریخ اس کے جغرافیے سے متاثر ہوتی ہے۔ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے۔ قدیم الایام سے اس کا تمدن آزادانہ طور پر ترقی پذیر ہوتا رہا۔ شمالی پہاڑوں اور جنوبی دریاؤں کی رکاوٹوں کے سبب باقی دنیا سے الگ تھلگ رہا۔ نتیجتاً اس پر بیرونی اثرات کم رہے۔ ہمالیہ کی سولہ سو میل طویل اور پچاس میل عریض نے مغرب سے مشرق تک ایک دوہری دیوار کی شکل بنا دی۔ مشرق میں پت کوئی ، ناگا اور لُشائی پہاڑیاں اور ان کے گھنے جنگل آمد و رفت میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ مغربی کنارے پر کچھ درّے ضرور موجود ہیں مثلاً خیبر اور بولن جہاں سے غیرملکی آتے رہے۔ ہندوستان میں داخل ہونے والوں کے لیے جنوبی سمت کے دریان صدیوں تک رکاوٹ بنے رہے لیکن بعد میں جہازرانی کے میدان میں کافی ترقی ہوئی۔ واسکوڈی گاما کی رہنمائی میں پرتگالی لوگ سمندری راستے سے ہندوستان میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد ولندیز ، فرانسیسی اور پھر انگریز آئے۔ یہ سب لوگ طویل عرصے تک ہندوستان میں اپنا اپنا غلبہ جمانے کے لیے آپس میں لڑتے رہے۔ اس طرح مجموعی طور پر ہندوستان کی جغرافیائی علیحدگی کی وجہ سے اس کے تہذیب و تمدن پر بیرونی اثرات کم ہی رہے۔

5۔ حسب ذیل اقتباس کا اردو میں ترجمہ کیجئے : 20

At the stroke of the midnight hour, when the world sleeps, India will awake to life and freedom. A moment comes when we step out from the old to the new. It is fitting that at this solemn moment we take the pledge of dedication to the service of India. The service of India means the service of the millions who suffer. It means the ending of poverty and ignorance. It means the ending of disease and inequality of opportunity. The ambition of the greatest man of our generation has been to wipe every tear from every eye. That may be beyond us, but as long as there are tears and suffering, so long our work will not be over. This is no time for petty and destructive criticism, no time for ill-will or blaming others. We have to build the noble mansion of free India where all her children may dwell.

It is a fateful moment for us in India, for all Asia and for the world. A new star rises, the star of freedom in the East, a new hope comes into being. May the star never set and that hope never be betrayed!

6۔ (a) مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھئے : 2×5=10

(i) ضمیر غائب کی تعریف بیان کیجیے اور مثالیں بھی پیش کیجیے۔

(ii) فعل لازم اور فعل متعدی میں کیا فرق ہے؟ مثالیں دے کر واضح کیجیے۔

(iii) صفت نسبتی کسے کہتے ہیں؟ اس کے بنانے کے کیا طریقے ہیں؟

(iv) محاورہ اور ضرب المثل میں کیا فرق ہے؟ مثالیں دے کر سمجھائیے۔

(v) مرکب افعال سے کیا مراد ہے؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔

(b) درج ذیل الفاظ کے دو دو مترادفات لکھئے : 2×5=10

(i) چمن

(ii) طریقہ

(iii) بزم

(iv) نصیب

(v) دنیا

(c) درج ذیل سوالوں کے جواب لکھئے اور مثالیں بھی پیش کیجئے : 2×5=10

(i) واسوخت کی تعریف بیان کیجیے۔

(ii) ایہام سے کیا مراد ہے؟

(iii) تلمیح کسے کہتے ہیں؟

(iv) استعارہ کی تعریف بیان کیجیے۔

(v) مرثیے میں 'چہرہ' سے کیا مراد ہے؟

(d) پریم چند ہندوستان کے دیہات کے بہترین ترجمان تھے۔ بحث کیجیے۔ 10

★★★